

(109)

pram



(For forwarding)

Presented to JCC R. by
Mr. Ajmal Khan

9.4.58

نیشنل تحریک
آزادی تحریک

26

وزارت قبول کرنے کا لہ

(گید و کانڈمن - زبان - وزارت)

از سرور آزاد

(غیر مطلوب؟)

لغویہ نظر سے

مکملات و تفصیلات

مکملات و تفصیلات

مکملات و تفصیلات

مکملات و تفصیلات

مکملات و تفصیلات

مکملات و تفصیلات

مکملات و تفصیلات

مولانا محمد رفیع

25/7/59

25/7/59

25/7/59

بیشل تحریریں

خدو ۱۸۵۷ء کے ہندو مل جوبہ باب ہندو رتنان میں توصیت اور رہنمائی کی ترکیب کا
 آغاز ہوا تو یہ حرف گرن ہندو رتنان تقسیم یافتہ ہندوؤں تک محدود ہی ہو کر باقیوں پر
 مامور تھے۔ ہندوؤں اور غیر ہندوؤں کے بہت بڑے کام میں شامل تھے۔ ہندو
 شروع میں یہ لوگ بالکل عقل و قوت پرست تھے۔ اور ہندو رتنان کی پرستش کو ہندو رتنان
 کا ہندو توصیت کے نقطہ نگاہ سے دیکھنے کا کوشش کرتے تھے۔ لیکن جب انیسویں صدی
 کے آخر میں تقسیم ہندو کا سوال پیدا ہوا اور ۱۸۵۷ء کی ناکام بغاوت کے بعد انسانی کا
 اظہار کیا اور ہندوؤں کو موت کے ارکان ہندو رتنان نے ناجائز قرار دیا تو ان کی روشنی و روشنی
 تو ہندوؤں کے دلوں میں ظلم و جور کی کچھ رتوں پر عمل ہو کر شروع ہوا۔ اگرچہ
 یہ دیندو رتنان نمایاں نہ ہو سکی۔ لیکن ۱۸۵۷ء کے شروع میں ہندوؤں کے اصلاحات کا
 جبر پڑا ہوا، جب آگاہ ہندو رتنان نے کیا اور پہلی ٹیکس کی تو بعض ہندوؤں کی طرف سے
 اس کی قسم کی ایک آواز اٹھی کہ ہندوؤں کے حقوق کا تحفظ کیا جائے۔ لیکن ہندو
 کے ہندو ہندو ہندوؤں کے اس تحریک کی توجہ نہیں کی۔ مگر یہ کہ زمانہ میں جب ہندوؤں کا
 میں ہندو رتنان کا یہ ہندو ہندوؤں کی (ہندوؤں) اور غیر ہندوؤں کے ہندو رتنان کا ہندو رتنان
 ہوئے کہ یہ ایک نہایت سہل ترکیب پر جسے جتنی جلد ہو سکے ختم ہو جانا چاہیے۔
 لیکن ۱۸۵۷ء میں ہندوؤں کے اصلاحات کے نفاذ کے بعد جب آگاہ ہندو رتنان کی اس
 نہ یہ عمل آگیا تو اس کے درمیان ۱۸۵۷ء میں ہندو رتنان نے مسلم ٹیکس کی تقسیم
 ہندوؤں کی ایک جماعت بنانا۔ مگر یہ جماعت ایک بے باک جماعت تھی۔ ایک
 کسی کی شہ قے اسکی تاثیر میں آواز ہندو رتنان اور یہ حرف ہندو رتنان و غیر
 ہندوؤں کے حلقہ اور غیر ہندوؤں کے ہندو رتنان۔ خدو ۱۸۵۷ء کے زمانہ میں جب
 ہندو رتنان کے اصلاحیاتی ترکیبات میں پیش پیش نہ آئے تو بعض لوگوں نے سوچا کہ
 اگر ہندو رتنان کی رائے کی بھی ایک ایسی جماعت بن جائے تو ہندو رتنان کی ترکیب

یہ کتاب ہے جس سے کہیں تائید و توثیق نہ ملے۔ ہمارے حکیم و اہل علم اس کی پیمائش
جمعیتہ اسلامیہ کے اندر سے ہندو پنڈتوں کی ایک جماعت سے ہوئی۔

کین اہر دت ہندو سہاؤں میں آسانا اتحاد تھا کہ یہ ہندو جہاں دت کی طرح ہی سہاؤں کی طرف نہ کھینچی گئی اگر چہ وہ نہت و جوش ہندو ہوں اور سہاؤں نے سیاست سے کٹاؤں شروع کی تو تہہ رہا ہندو سہاؤں کا باہمی اتحاد کمزور ہوا۔ اس وقت ہندوؤں کی یہ جماعت اجماع اور متحدہ نہیں تھی کہ تمام سے ایک میں روٹنا ہو لیکن یہ وہاں سلطاح والی جماعت نہ

توضیحات (در صورت لزوم)

دنیائی قومیت و صلاح و دنیاوی نہیں البتہ مجموعی (جابر عارف) قومیت و صلاح
 کے معنی کی۔ مگر اس وقت ہماری جدوجہد میں سوال جابر عارف قومیت کا نہیں بلکہ
 دنیائی قومیت کا ہے۔ یعنی اس وقت ہمارے سامنے ہندوستان کو غاصبوں کے چنگل سے
 نجات دہانے کا سوال ہے، سو اس امر میں اس کے ہندو کے ساتھ ایک قوم ہندو
 دفاع کی کوشش سے پرہیز نہ کرنا چاہیے۔ اس قسم کی قومیت و صلاح تو اس
 کے خلاف نہیں ہے۔ اگر میرے علم پر ڈاکو کے لئے آدمیوں اور عید و رنگان ہیں اس
 میں واقع ہو تو میں یقیناً وہ داکو کے ساتھ شریک ہو کر ڈاکو کا مقابلہ کر دے گا۔
 اور میرا یہ فعل کسی طرح بھی انسانی جبر اور اس کے عالم کو سمجھنے کے خلاف نہ ہوگا۔
 یہی حال اس وقت ہندوستان کا ہے۔ وصال نہیں بلکہ لمحہ کے لئے اس قوم پر
 متبذ نہ ہونا چاہیے کہ حصول آزادی کے لئے آج کل ہندوستان میں جو جبر و جبر
 جاری ہے اور جو یہ ہندوستان کے ہر فرد کو حیثیت تو مسمیٰ ہو کر دشمن کے مقابلہ
 مقابلہ میں صف آراء ہو گئی فردیت اس میں اسلامی کی سمجھ کے خلاف نہ ہوگا۔
 اور ایران و دیگر قومیت و درحقیقت کے نام پر جو کچھ کیا گیا اس سے

ہیں۔ متوشن ہوئی غرور نہیں۔ ہیں ان ملک کی نظیر۔
 غریبہ نظیر ہرگز نہ کرنا چاہی۔ میرا یہ عقیدہ ہے کہ تمہاری سطح کمال
 جو کچھ اصلاحات منہج کو نظر انداز کر کے نہیں دیکھیں اصلاح کے ساتھ
 ملتی جا سکتی ہیں۔ سطح کمال میں منہج لاہر اپنی قوم کو دانا چاہتا تھا اس منہج
 پر لگنے کے لیے منہج نظریہ قومیت کی نظیر کرنا ضروری نہ تھا۔ اس ایک مدرسہ
 سے آکر بھی اگل منہج تک پہنچ سکتا تھا۔ وطن پرستی کے اس نظریہ کے بنا پر جو یورپ
 میں پایا جاتا ہے ان ملک میں جو کچھ کیا جائے ہمارے اس طرح قابل نظیر نہیں
 ہیں یہاں ہر منہج ستائیت اور سلام و دخول رشکوں کی باتیں رکھتا ہے اور وہ
 کی قوموں کے سطح ہم دیکھ لے لے دیکھ اسلام کے اس وسیع رشتہ کو جو ہمیں دینا
 کوڑوں کے ملائی لے دہشتہ کرتا ہے منہج ستانی قومیت کے اندر رشتہ نہیں کرتا
 اس میں کوئی جگہ نہیں کہ اس دہشتہ زمانہ کی قرب و دورا کا سم کی ہے کہ ہر منہج
 نوجوان کے دماغ میں قومیت کا یہ تصور آتا ہے۔ کہیں ہیں ہر منہج اور ہر منہج
 ہر اس کی توجہ دینا چاہیے اور ^{منہج} دماغ میں اس غلط نظریہ کی ہرگز جگہ
 نہ دینا چاہیے۔

اگر سمجھو منہج نے یہ کیا ہے تو یہ کہ قومیت کے یہ بات کو نہ تسلیم
 کہ منہج کے منہج میں ہر منہج کا امتیاز دیکھنا نہیں چاہیے اور ہر منہج
 کے ساتھ میں ہر منہج امتیاز دیکھنا ہر منہج کے لیے تو یقیناً انہوں نے ایسا
 نظریہ پیش کیا ہے جو منہج کے قابل قبول نہیں ہو سکتا۔ منہج ان کے یہ عقیدہ
 کہ اور نہ سلمان ہر منہج کے ساتھ میں ہر منہج ہر منہج کے ساتھ میں ہر منہج
 تعلیم و علم ہر منہج ہر منہج ہر منہج کے ساتھ میں ہر منہج ہر منہج
 اور منہج ہر منہج ہر منہج ہر منہج ہر منہج ہر منہج ہر منہج ہر منہج
 ہر منہج ہر منہج ہر منہج ہر منہج ہر منہج ہر منہج ہر منہج ہر منہج

بالا در زیر پناہی کہ میں سوختی رہتا دارا نہ اقلد ناسٹ اشارتیں
 تو سر کا مطلب دور ہے۔ سر کا مطلب یہ ہے کہ کردت کرتہ دورانہ سنائی جو غلط پائی جاتی
 ہے نہ پائی نہ اس دور میں نہ تھے ہم آج بھی اس کا قہر پہنچا دینا۔ اور اگر اس کا مطلب ہے کہ
 نہ رہیں۔

کانگریس نے اقلیتوں کے حقوق کی جو دہشتہ اسٹیمپ کا ایک کراچی میں پاس کیا ہے
 اس میں سنائی گئی۔ اقلیتوں کی حیثیت کو باقی رکھنے کا مطلب یقین دہانی ہے کہ
 کہیں رہنے والے کہیں تو یہ کوئی شکل دینے کا ڈھنگ کیا ہو۔ سو اب تک تو اس کی
 ضرورت محسوس نہ ہوئی تھی کیونکہ اب تک تو ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ کانگریس کے
 مفادات بتو کر رہے کہ یہ سے ایک بالکل نئی صورت حالات سامنے آئی ہے۔ سو اب
 اس کو سوچا جائیگا۔

کراچی کی کانگریس تو غیر توہین زدہ ہے بلکہ نہ شہر علی آل دین کا کانگریس
 کمیٹی کے راجہ کا حکمت میں جو تجویز پاس ہوئی تھی وہ میں نے بھی لکھی۔ یہ میں جو
 لکھا ہے وہ میں نے کچھ ترمیم کی ہے اس میں ایک تہہ اور آٹھ بڑے حکریہ کیا گیا ہے کہ
 ہم یہ حرف اقلیتوں کے رسم خط زبان اور پھر دینے کے محفوظ رکھنا چاہتے ہیں
 ایک دوسرے کی قرآن میں دینے۔ اگر تجویز کا مقصد صرف یہ ہے کہ سنائی
 کی لپہہ دشمنان کی توہین نہ ہو تو میں جہد بکر دنیا کا نہیں کہہ سکتا
 نہیں۔ مثال کے طور پر دیں سمجھو کہ اگر کسی عرب میں ہندی سرکار خط جو
 کانگریس کی رجحان کے بموجب دیاں ہندی طور پر ورد خط کی ہی سرکار سنائی
 سے تعلیم کرنا چاہے گا۔ اگر ایسا نہ کیا تو یہ کانگریس کی اصل تجویز کے سنائی ہوگا
 اگر تجویز میں اقلیتوں کے رسم خط کے تحفظ کا جو دہشتہ کیا گیا ہے اس کا مطلب یہ
 ہر نام تحفظ نہیں ہے جو گویا ہر دینے ہندو ریاستوں میں نظر آتا ہے یعنی وہ تو
 اور سرکار کے ذہنوں کا کیا کہہ سکتے ہیں جو حرف انکو لوں اور کانگریس

اگر وہ گاہک ایک مدت سے رکھ دیا جائے۔ آج ہر خدمت کا گھر میں کرایہ توجہ
کا مطلب یہ ہے کہ جہاں کہیں ہندی رسم الخط۔ ایچ جو گا دیاں ملازی طور پر
اور وہ رسم الخط بھی سرکاری طور پر مستکہ سمجھا جائیگا۔ بیمار میں اس سے
میں حکومت نے جو کچھ کیا ہے اس توجہ کے عین مطابق ہے۔ میں یہ کہ خدمت
اور دفتر میں اگر اس وقت صرف ہندی خط۔ ایچ میں تو کانگریس کے اس
توجہ کے بموجب بیمار کے طبع دیاں اور وہ خط کو بھی۔ ایچ کرنا ضروری ہے۔
حکومت کو اس میں کچھ تاوان انتظام کرنا چاہیے۔ اگر کسی۔ پاکی حکومت ایسا
نہ کرے گی تو اس کا یہ عمل کانگریس کے اس توجہ کے سر ہر خدمت ہوگا۔ اور یہ
بھی یہ کہ حکومت ہے۔ جہاں کہیں رہا قوم کی حکومت ہو دیاں کانگریس کا یہی طرز عمل
ہونا چاہیے۔ اگر وہ یہ کہیں ایسا نہیں ہے تو کانگریس کے اس توجہ کی بنیاد پر
ہم اسے تبدیل کر رہے ہیں۔

یہ ظاہر کر کے دیا تو تہہ دل سے یہی ماڈرن اور پیش پیش ہوتا ہے
قدامت لیند یعنی کنٹرر دیو اور کیونٹی۔ عین میں دیکھنا یہ چاہیے کہ ہمارے
ماڈرن ہندوستان یا کنٹرر دیو۔ میں جو ہر حال میں
سادہ کر میں انتخاب کرنا ہیں

عین خیر اس وقت میں اس سے بحث نہیں کر سکتے ہیں کہ
کیا ہے۔ میں توجہ دینا چاہیے کہ یہاں کہ عاتقہ کیا دیکھنے والی جو۔
یہاں کہ عاتقہ طور سے عاتقہ کر اور ہر کار کر یہ اس میں کر دینا چاہیے

تھ اور اس میں کو ہر دور دیو اور پر نقش کر دینا چاہیے کہ ہندوستان
میں ہر ملک کے ہر ایک ملک کے درمیان میں تیار نہیں۔ بیشیت میں کہ
جو تو ان خصوصیات ہیں اس کو نہ نہ صرف ہر ملک کے ہر ملک کے
ہر ملک میں ہر ملک کے اور ہر ملک کے ہر ملک میں ہر ملک کے ہر ملک کے

2. Manuscript No. 140

Author: Azad, Maulana Abul Kalam

Title: National Tehrik

Language: Urdu

Script: Nastaliq

Pages: 25

Subject: Freedom Movement in India

It contains four or five essays on the political situation of Sindh province of British India. Maulana Azad wanted to bring out the role the Congress leaders played at the time of independence movement. At present it is in the Indira Gandhi National Centre for the Arts for microfilming.

[illegible][illegible]

۱- در این کتاب که در دسترس است و در این کتاب که در دسترس است
 ۲- در این کتاب که در دسترس است و در این کتاب که در دسترس است
 ۳- در این کتاب که در دسترس است و در این کتاب که در دسترس است
 ۴- در این کتاب که در دسترس است و در این کتاب که در دسترس است
 ۵- در این کتاب که در دسترس است و در این کتاب که در دسترس است
 ۶- در این کتاب که در دسترس است و در این کتاب که در دسترس است
 ۷- در این کتاب که در دسترس است و در این کتاب که در دسترس است
 ۸- در این کتاب که در دسترس است و در این کتاب که در دسترس است
 ۹- در این کتاب که در دسترس است و در این کتاب که در دسترس است
 ۱۰- در این کتاب که در دسترس است و در این کتاب که در دسترس است

زبان

کتابخانه عمومی
مکتبہ اسلامیہ
لاہور

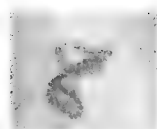
تاریخ : ۱۰ / ۱۲ / ۱۳۸۵
نمبر : ۱۰۰ / ۱۲ / ۱۳۸۵

مکتبہ اسلامیہ لاہور

[illegible]

۱- در این کتاب که در این باب است
 ۲- در این کتاب که در این باب است
 ۳- در این کتاب که در این باب است
 ۴- در این کتاب که در این باب است
 ۵- در این کتاب که در این باب است
 ۶- در این کتاب که در این باب است
 ۷- در این کتاب که در این باب است
 ۸- در این کتاب که در این باب است
 ۹- در این کتاب که در این باب است
 ۱۰- در این کتاب که در این باب است

صلیح حیات کی غماختوں پر بار بار دست بردارند و صوبہ سرحد پر بار بار
 تو اب جب یہ سارا راز کا یہ سواں پرشہ آتا ہے تو اس کو نہیں
 کہیں کہ یہ وہ آقا ہے کہ ہندوچوں پر نہیں لگاتے و انصاف کو ہر
 سے کہتے کہ اگر ہندو اور چھوٹا رات پر بار لگتے ہیں تو کہتے
 کہ ایک جگہ تو ہم کو سو گھوڑا ہے۔ ان کو تو ہم کہتے ہیں کہ وہ
 نہ بناؤ۔ اب یہ کہتے ہیں کہ وہ ہندو اور چھوٹا رات پر بار لگتے
 کہ ان کا ہندو اور چھوٹا رات پر بار لگتے ہیں کہ وہ



7

لیکن فرقت پرست ہندوؤں - تمنا و پرہیز و سادہ رویہ کو کراہت
 مائیدگی اور اس سے کہہ کر ہم اپنا رشتہ خیر و شرم چھڑا کر اس کی
 واپس نہ کیا - لیکن سزاوارتہ پرست ہندوؤں نے تائید و اجازت
 سکوت سے کرنا اور کھینچنا تھا - ہم شیدا و مایہ پر اور کراہت
 اب کافر یا دھرمی کرنا کا کھیت نہ کھینچ سکتے تھے - اس کی وجہ سے
 شیخ نے اوارہ و بے گناہی - ہم شمسیت و بدویہ مان لیا کہ وہ
 رجا و راجہ کی بات کا ورنہ کھینچ سکتے تھے - چنانچہ ان کی ہمت
 کا نتیجہ عام تھا اور وہ لایعنی و کشمال آئینہ تقریباً ساری
 پندرہ سو سال سے چار سو سال اور پندرہ سو سال کا کفر کا نتیجہ
 برپا رہا - اور کفر و بدعت کا جو لالہ ہر ایک کو کھینچتا تھا
 کا افسانہ سچ ہے کہ لوہے کی دیوی کے منہ میں لگا ہوا
 یہ کپڑا کبھی کبھی ان کی زنجیر سے لٹکتا تھا کہ ان کی ہمت
 کا لالہ - کہ پندرہ سو سال سے ہر شمسیت کا طریقہ کفر کا
 فرق ہندوؤں کا پہلو پر چلا گیا - لیکن ہندوؤں کا خون کا
 ہم شمسیت کا جو لالہ ہندوؤں کے منہ میں لگا ہوا کفر کا
 نتیجہ ہندوؤں کے منہ میں لگا ہوا کفر کا نتیجہ ہندوؤں کے
 منہ میں لگا ہوا کفر کا نتیجہ ہندوؤں کے منہ میں لگا ہوا
 کفر کا نتیجہ ہندوؤں کے منہ میں لگا ہوا کفر کا نتیجہ
 ہندوؤں کے منہ میں لگا ہوا کفر کا نتیجہ ہندوؤں کے منہ میں
 لگا ہوا کفر کا نتیجہ ہندوؤں کے منہ میں لگا ہوا کفر کا

کی دستبرد سے بچانے کا کام کیا جائے تو قدرتا اس کا برا اثر ہوگا
 بہر حال یہ ہے کہ جب سے دن چار بولنے کے فائدہ سے ہندوؤں نے سخت محنت
 برداشت کی ہے اور مذہب کی طرح یہاں کے کانگریسی ممبر بھی رہا ہے کہ
 مذہب یا مذہبی فہموں کو ڈھکی چھپی سے بار بار دہرے ہیں۔ لیکن کامیابی
 اس کے لئے کہ اگر اس کے حق میں کاشٹکاروں کے ساتھ اس کے فضیلت سے
 کام لیا جائے اور اگر اس کے حق میں کاشٹکاروں کے ساتھ اس کے فضیلت سے
 تمام خاصوں کے باوجود بھی یہ فیصلہ کیا کہ ان کی مخالفت نہ کی جائے
 ہمارے اس فیصلہ پر غور و فکر کیا کہ وہاں میں بڑا شور مچا رہا
 ہوا۔ حتیٰ کہ کانگریس کے ذمہ داران اس میں کاشٹکار بن گئے ہیں
 کہ اگر آپ بھی ان بولنے کے فائدہ اور بلندی کرنے سے بھی بے خبر
 تو ہم کانگریس کے بغاوت کریں گے۔ مگر میں نے پہلے ہی کہا کہ
 "آپ شکوک سے بغاوت کچھ اور اس کی سوال پر کانگریس کے اس فیصلے
 دیدیں۔ لیکن اہم تو یہی کہ اگر اس کے صحیح سمجھنا ہوں۔ باقی یہ فیصلہ
 یہ ہو کہ کانگریس ممبروں کے تین بولنے پر تو ہمارے روبرو وہ فیصلہ
 کاٹا ہے جس سے یہاں اور چوتھے پر کیا تو، لیکن خود فیصلہ کا نتیجہ
 یہ ہے۔ اس کے بعد ایک اور حرکت کی گئی۔ میں نے کہا کہ یہاں اس کے
 دس سیردانے کانگریس کے ذمہ داران کو اس کے فیصلہ سے بہت
 سنوت ست کہاں، گاندھی جی دینی کی گائیڈ لائنیں اس کی
 اہم ان کے فائدہ سے ظاہر کرنا چاہتے ہیں۔
 مگر اس میں صورت یہ تھی کہ کانگریس بار بار اس کے
 فیصلہ سے بے خبر رہا کہ ایک مظاہر کے ساتھ ساتھ ہو کر اس کے
 باہمی حق۔ اس کا لہذا اثر ہوا کہ اس پر اس کا اثر ہوا۔

غیر زراعت پیشہ افراد کے لئے مختص نہ کیجیے۔ زمین میں شریک نہ ہونے کی وجہ سے
 انکی اجازت بھی نہ دیں۔ یہ کہہ کر کہ "اگر تمہاری زمین میں کچھ نہ ہو تو
 اسکی تاریخ غیر زراعت پیشہ افراد کو دینا ہمارے مقاصد کے خلاف ہے۔
 اس کی رائے اور ہوش چاہیے تھا۔
 یہ حال یہ ایک وقت تک رہا جس سے یہ لوگ کوئی کام
 نہ کر سکتے تھے۔ اس لئے ان کو اور کچھ دیا گیا۔
